تفہیم السنۃ 3

کتاب الطھارۃ



طہارت کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تفہیم السنۃ

3

کتابُ الطَّھارۃ

طہارت کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2۔ شیش محل روڈ۔ لاہور
فون : 7232808

نام کتاب : طہارت کے مسائل

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلیکیشنز

قیمت : 58 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھ میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ !

کتاب الطہارۃ کے مسائل دو پہلوؤں سے بہت اہم ہیں۔

① اسلام کا تصور طہارت بمقابلہ دیگر ادیان۔

② بعض مسائل طہارت اور فتنہ انکار حدیث۔

ہم ان دونوں پہلوؤں پر بالترتیب تفصیلی گفتگو کریں گے۔

دین اسلام کا سب سے پہلا سبق طہارت ہی ہے۔محدثین عظام اور آئمہ کرام رحمہم اللہ نے ہمیشہ حدیث اور فقہ کی کتب کا آغاز طہارت کے مسائل سے ہی کیا ہے۔جب کوئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے غسل کر کے طہارت حاصل کرنا پڑتی ہے اور اس کے بعد کلمہ شہادت کا اقرار کر کے مسلمان کہلاتا ہے۔

اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن ،نماز کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کی طہارت ،لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت بنیادی شرائط مقرر فرمائی ہیں،لیکن اس کے باوجود ہر نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم ، پہلے سے وضو ہو تو دوبارہ کرنے کی ترغیب ،ٹیک لگا کر نیند آ جائے تو وضو کرنے کا حکم ، یہ سارے احکامات نہ صرف یہ کہ ہر مسلمان کو شعوری طور پر طہارت کے بارے میں حساس بنا کر پاک صاف اور ستھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں بلکہ ہر مسلمان کے ذہن میں طہارت کا ایک ایسا تصور قائم کرتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں ہر مسلمان اپنے جسم اور روح کی کیفیت کو عام حالت سے ممتاز اور ارفع سمجھنے لگتا

ہے۔ اگر کہیں پانی میسر نہ ہو تو تیمم کا حکم دے کر نفسیاتی طور پر طہارت اور نظافت کے اسی احساس کو برقرار رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینے کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر نماز سے پہلے وضو کر کے مختلف اعضاء کو اچھی طرح دھونے اور صاف کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی کہ ''اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے جس کے لئے تمہیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾(6:5)

''اللہ تعالیٰ (غسل، وضو اور تیمم کے احکام دے کر) تم پر زندگی تنگ نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک وصاف کر دے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دے تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 6)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قباء کے لوگ نماز کے لئے طہارت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ ﴾(108:9)

''(مسجد قباء) میں ایسے لوگ (نماز پڑھتے) ہیں جو طہارت کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 108)

رسول اللہ ﷺ پر جب دوسری وحی نازل ہوئی، تو آپ ﷺ کو نبوت کی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو ہدایات دی گئیں ان میں سے ایک یہ تھی۔

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ ﴾(74:4-5)

''اے نبی! اپنے کپڑے صاف رکھیے اور گندگی سے دور رہیے۔'' (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4-5)

گویا دین اسلام کی تمام تر عبادات کا انحصار طہارت اور پاکیزگی پر ہے۔ روح کا تزکیہ اور لباس و جسم کی طہارت لازم و ملزوم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف خود امت کے سامنے طہارت اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھایا بلکہ امت کو بھی پاک وصاف رہنے کے لئے نہایت اعلیٰ معیار دیا۔ ایک

صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا تو مزاج مبارک نے تکدر محسوس کیا۔اسے بال سنوارنے کا حکم دیا۔جب دوبارہ حاضر ہوا،توارشاد فرمایا''پراگندہ بال شیطانی فعل ہے۔''ایک اور صحابی میلے کچیلے اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا''تمہارے پاس مال نہیں ہے۔''اس نے عرض کیا ''بہت کچھ ہے اونٹ،گھوڑے،بکریاں غلام سب کچھ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''تو پھر تمہارے رہن سہن سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اظہار ہونا چاہئے۔خود رسول اللہ ﷺ طہارت،صفائی اور نفاست کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ سفر میں بھی تیل،کنگھی،سرمہ،قینچی،مسواک اور آئینہ وغیرہ ساتھ رکھتے۔منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے پیلو کی مسواک کا استعمال بڑی کثرت سے فرماتے۔ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا معمول مبارک میں شامل تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے،حتی کہ حیات طیبہ کا آخری عمل بھی مسواک کرنا تھا۔ ❶

یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔اس تعلیم کا جو دین اسلام نے طہارت کے بارے میں مسلمانوں کو دی ہے۔اب طہارت کے پہلو سے ایک نظر اقوام مغرب (یہود و نصاریٰ) کے ماضی پر ڈالئے۔جن کی تہذیب کا شہرہ آج آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔جن کے معاشرے کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر ہمارے ہاں کے اکثر خواتین و حضرات ان کی طرف بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈریپر (1882ء) کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے ''معرکہ مذہب وسائنس'' کے نام سے کیا ہے۔ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

① قرونِ وسطیٰ میں یورپ کا بیشتر حصہ لق ودق بیابان یا بے راہ جنگل تھا،بے جا دلدلیں اور غلیظ جوہڑ

❶ پیلو کی مسواک پر سعودی عرب کے ایک ڈاکٹر عبداللہ مسعود السعید نے تحقیق کی ہے جس کے مطابق پیلو کی تازہ مسواک میں انیس قسم کے مختلف کیمیائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جن میں سے بعض ایسے قدرتی دافع عفونت۔اینٹی سپٹک ہیں جن کا اثر پنسلین سے ملتا جلتا ہے۔مسواک کرتے وقت یہ اجزاء منہ کے اندر ایک ایسا قدرتی دافع عفونت اور جراثیم کش محلول تیار کرتے ہیں جن میں موجود سنگرین، سوڈیم کاربونیٹ اور ٹینک ایسڈ دانتوں میں پیدا ہونے والے نقصان دہ جراثیم (بیکٹیریا) کو ہلاک کر کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ وغیرہ کا بہنا بند کرتے ہیں اور مسوڑھوں کے ریشوں کو سکیڑ کر مضبوط بناتے ہیں۔گویا پیلو کی مسواک قدرتی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کا بیک وقت کام دے کر دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔(اردو ڈائجسٹ،جون 1987ء)

تھے۔ صفائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ نہ گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں اور بدرووں کا رواج تھا۔ عوام ایک ہی لباس سالہا سال پہنتے، جسے دھوتے نہیں تھے۔ نتیجتاً وہ بوسیدہ، میلا اور بدبودار ہو جاتا، نہانا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جب پاپائے روم نے سسلی اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ثانی (1250ء) پر کفر کا فتویٰ لگایا، تو سرفہرست یہ الزام درج تھا کہ وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔ ❶

② پاپائے روم کے ہاں ہر وہ عیسائی کافر تھا، جو مسلمانوں کی تہذیب یا ان کی کسی اور بات کو اچھا سمجھتا ہو یا ہر روز نہاتا ہو ایسے کافروں کو سزا دینے کے لئے پاپائے روم نے 1476ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی جس نے پہلے سال دو ہزار افراد کو زندہ جلایا اور ستر ہزار کو جرمانہ وقید کی سزا دی۔ ❷

③ غلیظ اور میلے جسم کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا لاٹ پادری باہر نکلتا، تو اس کی قبا پر سینکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں۔ ❸

④ جب سپین میں اسلامی سلطنت کو زوال آیا، تو فلپ روم (1597ء) نے تمام حمام حکماً بند کر دیئے کیوں کہ ان سے اسلام کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ اسی بادشاہ نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لئے معزول کر دیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔ ❹

اگر حال کی تصویر کھینچنی ہو تو ان حضرات سے دریافت کیجئے جو کچھ عرصہ یورپ یا امریکہ میں رہ چکے ہوں یا تا حال رہ رہے ہوں کہ ان اقوام کا رفع حاجت یا میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارے میں تصور طہارت کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ طہارت کے سارے معاملات میں ناپاکی، غلاظت، بے حیائی اور ناشائستگی کا یہ عالم ہے کہ زبان بیان نہیں کر سکتی نہ قلم لکھ سکتا ہے جسے سنتے ہی انسان کو پورے کے پورے معاشرے اور سوسائٹی سے گھن آنے لگتی ہے۔ آج پورے یورپ اور امریکہ کو خوف و دہشت کے جس دیو نے اپنے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے، وہ ہے (Aids) کی بیماری، جو درحقیقت نتیجہ ہے جانوروں کی طرح غلیظ، ناپاک اور گندی زندگی بسر کرنے کا۔ اپنے آغاز اور نجام سے بے خبر لذات نفس کی پیروی کرنے والے

---

❶ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 76

❷ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 90

❸ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

❹ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کا یہ تبصرہ کیا ہی خوب ہے۔

﴿ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلاً ۝﴾(44:25)

''ان لوگوں کی زندگی جانوروں کی طرح ، بلکہ ان سے بھی بدتر ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 44)

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے جو بات مغربی جمہوریت کے بارے میں کہی تھی لفظی تصرف کے ساتھ وہی بات مغربی تصور طہارت پر بھی حرف بحرف صادق آتی ہے۔

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا تہذیبی نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چلتے چلتے ایک نظر اپنے ہمسایہ ملک پر بھی ڈالئے۔ جہاں کی اکثریت ہندو مذہب کی پیروکار ہے۔ چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مرار جی ڈیسائی (1975ء) کا یہ بیان ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔ ہندو تہذیب میں گائے کا گوبر اور پیشاب دونوں ہی تبرک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک ہندی مسلمان دوست نے بتایا کہ وہ ایک ایسے ہندو حلوائی کو جانتا ہے جو روزانہ دکان کھولنے کے بعد حصول برکت کے لئے مٹھائیوں پر گائے کا پیشاب چھڑکتا ہے۔ شاید آپ کو اس بات پر تعجب ہو کہ ہندو تہذیب کی تمام کتابوں میں کہیں بھی طہارت یا پاکیزگی کے مسائل تک کا ذکر نہیں کیا گیا۔ گویا ہر آدمی اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق چاہے تو انسانوں جیسی زندگی بسر کرے چاہے تو حیوانوں کی سی، اسی طرح سکھ مذہب میں پاکیزگی اور طہارت کے تصور کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو بھی سکھ اپنے سر، بغل یا زیر ناف بال صاف کروا دے یا ختنہ کروا لے وہ سکھ مذہب سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے، کاش کوئی مرد جلیل اپنے مستقبل سے مایوس، مغرب کی بے خدا مادی تہذیب کو اسلام کے ان اعلیٰ وارفع وابدی احکامات سے روشناس کرانے کا حق ادا کر سکے۔

اب طہارت کے حوالے سے دوسرے موضوع فتنہ انکار حدیث کو لیجئے۔ ہمارے ہاں بعض دانش وروں اور مفکروں نے یوں تو انکار حدیث کے لئے بہت سی راہیں نکالنے کی سعی لا حاصل فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت زیر بحث موضوع چونکہ صرف مسائل طہارت ہی ہیں۔ لہٰذا ہم اس کی حوالے سے چند گزارشات کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ رفع حاجت، غسل جنابت اور حیض جیسے مسائل سے عریانی کا سہارا لیتے ہوئے انکار حدیث کا دروازہ کھولنے کی سعی محض ایک منفی سوچ کا نتیجہ ہے جو کہ خود رسول اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی موجود تھی۔ سیدنا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اہل کتاب نے بڑے طنزیہ انداز میں سوال کیا۔ ''سنا ہے کہ آپ کا پیغمبر (ﷺ) آپ کو رفع حاجت کے طریقے بھی سکھاتا ہے؟ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کسی قسم کی خفت محسوس کرنے یا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے بڑے اعتماد اور فخر سے جواب دیا کہ ہاں ہمارا پیغمبر ہمیں ہر طرح کی تعلیم دیتا ہے۔ حتی کہ رفع حاجت کے طریقے اور آداب بھی سکھاتا ہے۔'' تو اس پر یہود و نصاریٰ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ غور فرمایئے اگر رسول رحمت ﷺ امت کو مسائل طہارت کی تعلیم نہ دیتے تو آج ہم بھی دوسری قوموں کی طرح جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہوتے۔ مثبت انداز فکر یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا امت پر یہ احسان عظیم تسلیم کیا جائے کہ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو زندگی کے کسی بھی معاملے میں اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں ٹھیک ٹھیک رہنمائی فرما کر نبوت اور رسالت کا پورا پورا حق ادا فرمایا۔ یہ آپ ﷺ کا ایثار تھا کہ ازدواجی زندگی کے وہ معاملات اور باتیں، جو عام سے عام آدمی بھی کسی دوسرے کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے محض امت کی تعلیم اور رہنمائی کے لئے لوگوں کو بتانا گوارا کر لیا۔ یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے یہ مسائل ازخود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے سامنے کسی خطبہ یا تقریر میں بیان نہیں فرمائے بلکہ حسب ضرورت جب کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتا تو اسے مناسب جواب دیا جاتا۔ ایسے مسائل دریافت کرنے پر آپ ﷺ یا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے دو طرح کا ردعمل ہو سکتا تھا۔ یا تو اُمت کی رہنمائی کر کے انہیں ایک صاف ستھری پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا جاتا یا پھر سوالات دریافت کرنے والوں کو ڈانٹ

دیا جاتا کہ تم کس قدر بے شرم اور بے حیاء ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آ کر اس قسم کی باتیں دریافت کرتے ہو۔غور فرمایئے کہ وہ ہستی، جسے دنیا میں بھیجا ہی اس غرض کے لئے گیا تھا کہ وہ لوگوں کو سنوارے، انہیں پاک اور صاف کرے، اس ہستی سے ان دونوں میں سے کون سے ردعمل کی توقع کی جانی چاہئے تھی۔؟

اس معاملے کا ایک اور پہلو سے بھی جائزہ لینا ضروری ہے۔رسول اللہ ﷺ جہاں انتہا درجے کے حیا دار اور شائستہ مزاج کے مالک تھے وہاں اپنی امت کے ایک ایک فرد کے حق میں بڑے مہربان اور مشفق تھے ۔امت کے ایک ایک فرد کی بھلائی اور عافیت ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی۔لہٰذا چند مواقع پر حسب ضرورت آپ نے بعض امور پر کھلی گفتگو فرمائی۔مسائل طہارت کے علاوہ اس کی ایک مثال حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کے مقدمے کی ہے جس میں خود حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر چار مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔معاملہ چونکہ ایک انسان کی زندگی کا تھا اس لئے اگر آپ ﷺ محض سرسری سماعت پر ہی مجرم کو سنگسار کرنے کا فیصلہ فرما دیتے اور بعد میں جرم ثابت نہ ہوتا یا جرم کی نوعیت کم درجے کی ثابت ہوتی، تو یقیناً رسول اکرم ﷺ کو بہت رنج پہنچتا۔لہٰذا آپ ﷺ کی زبان مبارک سے چند ایسے کھلے الفاظ ضرور نکلے جو عمر بھر آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کبھی نہیں سنے گئے تھے۔لیکن آپ ﷺ نے اس بات کا پورا پورا اطمینان فرما لیا کہ جرم واقعی سرزد ہوا ہے۔فیصلہ سے قبل حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کی گفتگو ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ: شاید تم نے عورت سے بوس و کنار کیا ہو، چھیڑ چھاڑ کی ہو یا بری نظر سے دیکھا ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کیا تو نے اس سے ہم بستری کی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: جس طرح سلائی، سرمہ دانی اور رسی کنوئیں میں چلی جاتی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: زنا کا مطلب جانتے ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کہیں شراب تو نہیں پی رکھی؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں۔(ایک آدمی نے بوسونگھ کر اس کی تصدیق کی)

اس گفتگو کے بعد رسول اکرم ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ کی تمام معروف کتابوں میں موجود ہے۔اب اس واقعہ کے دو تین بظاہر کھلے الفاظ کو بنیاد بنا کر سارے کے سارے ذخیرہ احادیث کو مشکوک بنا دینا محض منفی سوچ اور علم حدیث سے لاعلمی اور جہالت کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ امت کی تعلیم اور رہنمائی کی خاطر اپنی زندگی کے تمام چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ گوشے کھول کر امت کے سامنے رکھ دینے کے ایثار اور احسان کا اعتراف کرنے کی بجائے انکار حدیث کی راہ اختیار کرنے والے حضرات، اسلام کو ایک مکمل دین کی صورت میں امت تک پہنچانے کے فریضہ رسالت میں تنقیص پیدا کر کے رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر، ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ❶

آخر میں ہم مسائل طہارت کے حوالے سے والدین کی توجہ اس بات کی طرف دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عموماً نابالغ بچوں کو بلوغت کی حد میں داخل ہونے سے قبل ان مسائل سے آگاہ کرنے کے بارے میں دو مختلف انتہائیں پائی جاتی ہیں۔

اولاً : وہ طبقہ جو بلوغت سے قبل نہ صرف یہ کہ اپنے بچوں کو خود ان مسائل سے آگاہ کرنے میں شرم اور جھجک محسوس کرتا ہے بلکہ اپنے سامنے بچوں کی زبان سے ان مسائل کے بارے میں کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا۔

ثانیاً : وہ طبقہ جو ان مسائل میں اس قدر آزاد سوچ رکھتا ہے کہ یورپ کی طرح ان بچوں کو بلوغت سے قبل سکولوں میں ''جنسی تعلیم'' دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

یہ دونوں راستے افراط وتفریط کے راستے ہیں، جو بچوں میں اخلاقی بگاڑ اور خرابیاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔اعتدال کا راستہ یہی ہے کہ والدین بلوغت کے قریب پہنچتے ہوئے بچوں کے مسائل کا

❶ مسائل طہارت کے حوالے سے فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لئے معروف محقق اور دانشور جناب عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ ''آئینہ پرویزیت'' حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

ازخود احساس کریں اور دینی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی رہنمائی کا فرض بگڑے ہوئے معاشرے اور ماحول پر چھوڑنے کی بجائے خود ادا کریں۔ نہ تو یہ مسائل بتانے میں شرم اور جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ اللہ کے رسول سب سے زیادہ حیا دار تھے، لیکن اس معاملے میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا، نہ ہی یہ مسائل دریافت کرنے میں شرم یا جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا صحابیات رضی اللہ عنہن کو ایسے مسائل دریافت کرنے پر کبھی روکا یا ٹوکا نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ کی خواتین کی اس بات پر تعریف فرمایا کرتی تھیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں، کہ مسائل دریافت کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔ (بحوالہ مسلم)

قارئین کرام! احادیث صحیحہ کی روشنی میں مسائل کی اشاعت سے ہمارے پیش نظر درج ذیل مقاصد ہیں:

اولاً: لوگوں میں حدیث رسول ﷺ کے پڑھنے، پڑھانے، سیکھنے، سیکھانے، سننے اور سنانے کا رواج اسی طرح عام ہو جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کو بھی یاد کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کی تعلیم کے لئے بھی حلقہ ہائے درس وتدریس قائم کئے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کرتے کہ حدیث کا باہم مذاکرہ کیا کرو اور ایک دوسرے سے (علم حدیث سیکھنے کے لئے) ملاقاتیں کرتے رہا کرو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو علم حدیث ضائع ہو جائے گا۔

ثانیاً: دینی مسائل کو حدیث رسول ﷺ کے حوالے سے قبول کرنے کی سوچ اور فکر پیدا ہو، لوگ حدیث رسول ﷺ سے اس قدر مانوس ہوں کہ دینی مسائل پر بات چیت کے دوران یہ فرق کرنا ضروری سمجھیں کہ یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی عالم، فقیہ یا محدث کی رائے ہے۔ امام ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد عطاء رحمہ اللہ جب کوئی مسئلہ بیان فرماتے، تو میں پوچھتا، یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی آدمی کی رائے؟ اگر حدیث ہوتی تو فرماتے یہ علم یعنی حدیث ہے اور اگر علماء کرام رحمہم اللہ کے استنباطی نتائج سے اس کا تعلق ہوتا تو فرماتے یہ رائے ہے۔

ثالثاً: حدیث رسول ﷺ کی آئینی حیثیت اور شرعی مقام لوگوں کے ذہنوں میں اس قدر واضح ہو جائے

کہ اپنے تمام اعمال کی بنیاد حدیث رسول ﷺ کو ہی بنائیں۔ حدیث رسول ﷺ کا علم ہوتے ہی تمام سنے سنائے اور، رواجی مسائل بلا جھجک اور بلا کراہت ترک کر دیں اور سنت رسول ﷺ پر پورے اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کا یہی طرز عمل تھا۔

مذکورہ بالا مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کسی فرد، کسی فرقہ، کسی مسلک یا کسی گروہ کی طرف دعوت نہیں بلکہ صرف اور صرف قرآن وحدیث کی تعلیم عام کرنے اور خالص کتاب وسنت پر عمل کرنے کی دعوت ہے۔ لہٰذا ہم قارئین سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہماری جدوجہد میں وہ بھی اپنا فرض بھرپور طریقے سے ادا کریں۔ حدیث رسول ﷺ بَلِّغُوْ عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے عمل کے مطابق دوسروں تک بات پہنچانے کا پابند ہے جس کا اجر وثواب اللہ کے ہاں یقیناً بے حد وحساب ہے۔

حسب سابق کتاب الطہارۃ میں بھی صحیح اور حسن درجے کی احادیث کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اہل علم حضرات سے توقع ہے کہ وہ کہیں بھی کوئی غلطی پائیں گے تو ضرور مطلع فرمائیں گے۔ صحیح حدیث کے معاملہ میں ہمارے دیدہ ودل ان شاء اللہ ہمیشہ فرش راہ رہیں گے۔ ہمیں نہ تو کسی مسلک سے ایسی محبت ہے نہ ایسا بغض کہ ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث مل جانے کے باوجود محض کسی مسلک کے حمایت یا مخالفت کی خاطر اپنے موقف پر جمے رہیں۔ ہماری تمام تر محبت کا مرکز اور محور صرف اور صرف صحیح حدیث ہے۔ لہٰذا کتاب میں درج شدہ کوئی ضعیف حدیث ثابت ہو جائے یا اس کے مقابلے میں زیادہ قوی حدیث مل جائے تو ہم اپنے موقف میں رجوع کرنے میں ان شاء اللہ لحہ بھر کا تامل نہیں کریں گے۔

والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب نے کتاب کی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ احادیث کی تخریج کا محنت طلب فریضہ بھی سرانجام دیا فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْر [1] دیگر تمام حضرات جنہوں نے کتاب کی تکمیل میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا وآخرت میں

[1] والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ 13 اکتوبر 1992ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت اور بلند درجات کی دعا کریں۔

اپنے انعامات سے نوازے۔آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔تو یقیناً ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہم پر نظر کرم فرما،تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

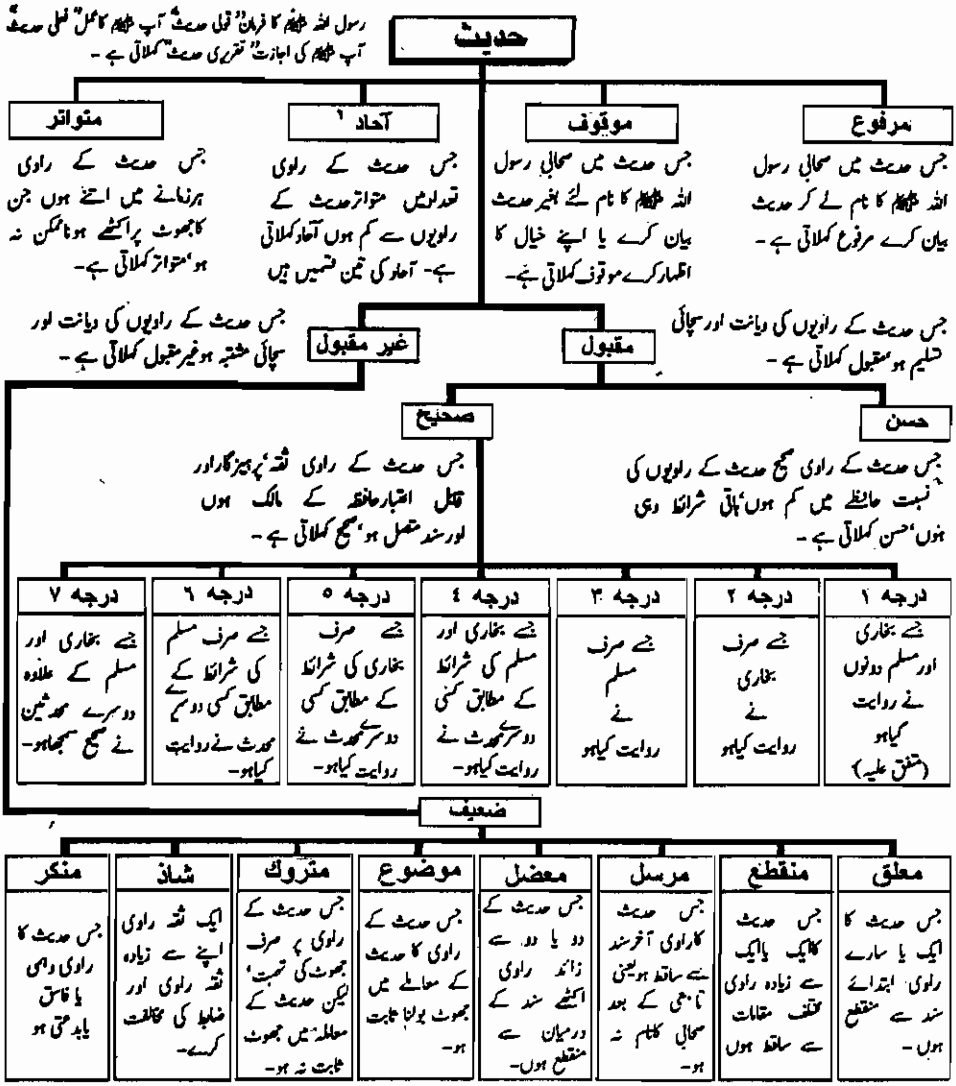
محمد اقبال کیلانی عفی اللہ

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

25محرم 1408ھ بمطابق 13ستمبر 1987ء

***

مختصر اصطلاحات حدیث



اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستة : حدیث کی چھ کتب بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔
۲- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث عقائد' احکام' تفسیر' جنت' دوزخ وغیرہ موجود ہوں' جامع کہلاتی ہے۔
۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد۔
٤- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کردی گئیں ہوں مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد۔
٥- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں مثلاً مستخرج للاسماعیلی علی البخاری۔
٦- مستدرك : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔
۷- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔

---

[1] جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں" مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں" عزیز" اور جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو" غریب" کہلاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

۹ — ۱۰۸

اللہ طہارت اختیار کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے

(سورہ توبہ، آیت نمبر ۱۰۸)

اَلنِّيَّــــــــــةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ 1 اعمال کے اجروثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ،لہٰذا جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی۔ پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَ ة ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ ،فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا ،فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ .وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ :تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ :مَا تَرَكْتُ مِنْ

[1] باب كيف كان بدأ الوحي الى رسول الله ﷺ

سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلاَّ اَنْفَقْتُ فِيهَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک شہید لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا، وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا ، پھر (فرشتوں) کو حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کئے؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ،رقم الحدیث 1089

فَضْلُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی فضیلت

مسئلہ 2 صفائی نصف ایمان ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلاَةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حَجَّةٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ ، کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا))رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمدللہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو بھر دیتا ہے، نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کر کے) آزاد کرا لیتا ہے یا (گناہ کر کے) ہلاک کرتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 3 وضو (طہارت) کرنے سے ہاتھ اور پاؤں کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصُّنَابِحِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْهِ وَاِذَ اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْهِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْهِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتَ اَظْفَارِ یَدَیْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 120

الْـخَـطَـايَـا مِـنْ رَاسِـهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰـى تَـخْـرُجَ مِـنْ تَـحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ .رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جب مومن آدمی وضو کر کے کلی کرتا ہے۔تو اس کے منہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں،جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ آنکھوں کی پلکوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب آدمی سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ کانوں کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں،(وضو کرنے کے بعد) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو یہ سارے اعمال اس کی نیکی میں اضافہ (یعنی بلندی درجات) کا باعث بنتے ہیں۔اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ كتاب الطهارة ، باب مسح الاذنين مع الراس و.....

اَهَمِّيَّةُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی اہمیت

مَسْئلہ 4 طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَتُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلاَ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔اللہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا''طہارت نماز کی کنجی ہے۔نماز کی ابتداء تکبیر اور اختتام سلام پھیرنا ہے۔''اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 5 پیشاب کرنے کے بعد طہارت سے غفلت برتنے سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِی الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ))رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِیُّ[3] (صحيح)

---

[1] كتاب الطهارة ، باب وجوب الطهارة للصلاة

[2] صحيح ابن ماجة للالبانى ، الجزء الاول ،رقم الحديث 222

[3] صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث152

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کے معاملے میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے احتیاط کرو۔“ اسے بزار، طبرانی، حاکم اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ کتاب الطھارۃ ، باب مسح الاذنین مع الراس

مَسئلہ 8 بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہوتا۔

مَسئلہ 9 میاں، بیوی دونوں بیک وقت ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَتَوَضَّأُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ اَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذٰلِكَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرتے حالانکہ اس پانی سے بلی بھی پی چکی ہوتی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِي الْهِرَّةِ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کے بارے میں فرمایا "یہ ناپاک نہیں بلکہ تمہارے پاس (گھروں میں) آتی جاتی رہتی ہے۔" اسے ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 10 استعمال شدہ پانی میں نجاست نہ پڑی ہو تو پانی پاک ہی رہتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا۔ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے ہوش آ گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 11 پانی میں نجاست شامل ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

---

1. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 295
2. صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 68
3. کتاب الوضوء صب النبی ﷺ وضوئه علی المغمی علیه

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الطهارة باب النهى البول فى الماء الراكد

آدَابُ الْخَــــــــلَاءِ

رفع حاجت کے مسائل

مَسئلہ 12 بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). مُتَفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. یا اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ ((غُفْرَانَکَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو غُفْرَانَکَ (یا اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں) فرماتے۔اسے احمد، ابوداود، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 13 بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کے نام والی کوئی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ

---

1. صحیح مسلم کتاب الحیض ، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء
2. صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 23
3. صحیح سنن ابن ماجة باب ذکر الله عزوجل علی الخلاء والخاتم فی الخلاء

فرماتے تو اپنی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ ﷺ تحریر تھا) اتار دیا کرتے تھے۔'' اسے ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 کھلے میدان میں رفع حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنی چاہئے البتہ طہارت خانے کے اندر یا دیوار کی اوٹ میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی حَاجَتِهٖ فَلاَ یَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلاَ یَسْتَدْبِرْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی رفع حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُقِیْتُ عَلٰی بَیْتِ اُخْتِیْ حَفْصَةَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا لِّحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''میں اپنی بہن (ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (چھت پر) رفع حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کا منہ شام کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

مسئلہ 15 رفع حاجت کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانا منع ہے۔

مسئلہ 16 دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِیَمِیْنِهٖ وَهُوَ یَبُوْلُ وَلاَ یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلاَءِ بِیَمِیْنِهٖ وَلاَ یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پیشاب کرتے وقت کوئی آدمی

❶ کتاب الطهارة باب استقبال القبلة بغائط

❷ کتاب الطهارة باب الاستطابة

❸ کتاب الطهارة باب النهی عن الاستنجاء بالیمین

پیشاب کی جگہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں پھونک مارے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 17 طہارت دائیں ہاتھ سے شروع کرنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز پسند فرمایا کرتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 18 راستے اور سائے کی جگہ میں رفع حاجت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((اتَّقُوْا اللَّاعِنَيْنِ)) قَالُوْا :وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((اَلَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! لعنت کے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لعنت کے وہ دو کام کون کون سے ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں کی گزرگاہ اور سایہ دار جگہ پر رفع حاجت کرنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 19 استنجا کرنے کے لئے مٹی کے کم از کم تین ڈھیلے یا پانی استعمال کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 20 گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةٍ فَيَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور میری عمر کا ایک دوسرا لڑکا پانی کا لوٹا اور برچھی اٹھا کر آپ کے ساتھ جاتے۔ رسول اللہ

❶ کتاب الطهارة باب التيمن في الطهور وغيره
❷ کتاب الطهارة باب النهي عن التخلي في الطرق
❸ صحيح مسلم كتاب الطهارة باب الاستنجاء بالماء من التبرز

ﷺ (رفع حاجت کے بعد) پانی سے طہارت کرتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ :فَقَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے (ازراہ تمسخر) کہا گیا ”تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ حتیٰ کہ پیشاب اور پاخانہ کی بھی؟“ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رفع حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ استنجا کرتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 21 نماز سے قبل بیت الخلاء سے فارغ ہونا ضروری ہے۔ رفع حاجت کے وقت نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اطمینان سے رفع حاجت سے فارغ ہونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلاةُ فَلْيَبْدَاْ بِهِ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص بیت الخلاء میں آنے کا ارادہ کرے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اسے بیت الخلاء سے فارغ ہونا چاہئے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 22 رفع حاجت کے لئے پردے کا اہتمام ضروری ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❸ (صحیح)

❶ كتاب الطهارة باب الاستطابة

❷ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 499

❸ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 13

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے، تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے۔“ (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اسے ترمذی، ابوداود، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے (تو بستی سے) اتنے دور نکل جاتے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ[2] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رفع حاجت کے لئے جاؤ تو مٹی کے تین ڈھیلے ساتھ لے جاؤ۔ پانی کی جگہ یہی کافی ہیں۔ (یعنی تین ڈھیلوں سے مکمل طہارت حاصل ہوجائے گی جس کے بعد نماز پڑھنی جائز ہے) اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 24 استنجا اور وضو کے لئے الگ الگ برتن استعمال کرنے چاہئیں۔

مَسئلہ 25 استنجا کرنے کی بعد ہاتھ پاک کرنے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرَةٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[3] (صحیح)

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 2

[2] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 31

[3] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 35

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء کے لئے تشریف لاتے ،تو میں آپ ﷺ کو پانی کا لوٹا یا چمڑے کی چھاگل لاکر دیتا۔آپ ﷺ استنجا کرتے اور مٹی پر ہاتھ مل کر صاف کرتے۔ پھر میں آپ ﷺ کو دوسرے برتن میں پانی دیتا تو آپ ﷺ وضو فرماتے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 26 رفع حاجت کے دوران بات کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً مَرَّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے۔ایک آدمی کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 27 رفع حاجت کے بعد استنجا کر لینے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے وضو کرنا ضروری نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهُ اَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :((لِمَ ؟ اَلِلصَّلاَةِ ؟)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔آپ ﷺ رفع حاجت کے بعد تشریف لائے ،تو کھانا لایا گیا،عرض کیا گیا" آپ ﷺ (کھانے سے پہلے) وضو نہیں فرمائیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" کیا نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 28 رفع حاجت سے طہارت حاصل کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ

---

❶ كتاب الحيض ، باب التيمم

❷ كتاب الحيض باب جواز اكل المحدثات الطعام ....

دَلَکَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت شروع کیا تو پہلے اپنے (بائیں) ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا پھر وہ ہاتھ دیوار پر رگڑا پھر اسے پانی سے دھویا پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے۔ البتہ بیماری یا تکلیف کے باعث کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلاَ تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلاَّ جَالِسًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے، اس کی تصدیق مت کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے احمد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُنِي اَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَى فَاَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ جارہے تھے کہ ہمارا گزر کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ ایک دیوار کے پیچھے کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا، میں آپ ﷺ سے الگ ہوگیا، تو آپ ﷺ نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا (تاکہ پردہ ہوجائے) چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، حتی کہ آپ ﷺ پیشاب سے فارغ ہوگئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھڑے ہونے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاؤں میں زخم تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے لئے بیٹھنا ممکن نہیں تھا یا بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ نہیں تھی۔

---

❶ صحیح بخاری کتاب الغسل باب مسح الید بالتراب لتکون انقی

❷ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 29

❸ کتاب الوضوء باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

مَسئلہ 30 بیماری، بڑھاپا یا سردی کے باعث برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِهِ یَبُوْلُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت امیمہ بنت رقیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ رکھا رہتا۔ جس میں آپ ﷺ رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 19

إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ

نجاست دور کرنے کے مسائل

مَسئلہ 31 غلاظت اور نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ’’رسول اللہ ﷺ وضو اور کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرتے۔ استنجا اور دوسری نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 32 شیر خوار بچہ کپڑے پر پیشاب کردے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے لیکن شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((بَوْلُ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)) قَالَ قَتَادَةُ ﷺ : وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ جَمِيْعًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ❷ (صحيح)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک بچے غلہ نہ کھائیں، جب کھانے لگیں گے تو دونوں کے پیشاب دھوئے جائیں گے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحديث 26

❷ منتقى الاخبار كتاب الطهارة باب نضح بول الغلام اذا لم يطعم

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِيْ حِجْرِهِ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئیں جب ابھی اناج نہیں کھاتا تھا۔ اسے حضور اکرم ﷺ نے گود میں بٹھایا، تو اس نے پیشاب کر دیا، حضور اکرم ﷺ نے اس کے اوپر پانی چھڑکنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ (یعنی اسے دھویا نہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 کپڑے پر منی یا کوئی دوسری رطوبت لگ جائے تو اتنی جگہ پانی سے دھو کر نماز پڑھ لینی چاہئے خواہ نشان باقی رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت دھو دیتی پھر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کی نمی کپڑوں پر باقی ہوتی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھو ڈالتیں، لیکن منی کا نشان یا نشانات کپڑے پر باقی رہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 اہل کتاب کے برتن دھوتے وقت یا دھونے کے بعد کلمہ شہادت وغیرہ پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 35 مجبوری کی حالت میں اہل کتاب کے برتن پانی سے دھو کر استعمال

❶ كتاب الطهارة باب حكم بول الطفل الرضيع
❷ كتاب الوضوء، باب غسل المنى وفركه
❸ كتاب الوضوء باب اذا غسل الجنابة فلم يذهب اثره

کرنے جائز ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّـهُ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّـا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلاَ نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں، ہمارا گزر یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں پر ہوتا ہے اور ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن میسر نہیں آتا“ (اس بارے میں کیا حکم ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ ملیں تو ان کو پانی سے دھولو اور ان میں کھاؤ پیو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 36 جوتوں سے لگی نجاست جوتوں کو مٹی پر رگڑنے سے دور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 37 پانی کے علاوہ پاک مٹی بھی گندگی اور نجاست کو دور کرتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقْلِبْ نَعْلَیْهِ فَلْیَنْظُرْ فِیْهِمَا فَاِنْ رَاٰی خَبَثًا فَلْیَمْسَحْهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ❷ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو جوتے پلٹ کر دیکھ لے اگر جوتوں پر غلاظت لگی ہو تو انہیں زمین پر رگڑ کر صاف کرے پھر انہی جوتوں میں نماز پڑھ لے۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اِمْرَاَةٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ : سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمَسْجِدِ طَرِیْقًا قَذِرَةً قَالَ : ((فَبَعْدَهَا طَرِیْقٌ اَنْظَفُ مِنْهَا ؟)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : ((فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ❸ (صحیح)

بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا ”ہمارے (گھر) اور مسجد کے درمیان

---

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی ، الجزء الثانی رقم الحدیث 1184
❷ منتقی الاخبار ، الجزء الاول رقم الحدیث 44
❸ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی ، الجزء الاول رقم الحدیث 431

کچھ راستہ گندہ ہے" (یعنی اگر جوتوں پر غلاظت لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے) آپ ﷺ نے فرمایا "کیا اس کے بعد صاف راستہ بھی ہے؟" عورت نے عرض کیا "ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا "صاف راستہ گندے راستے کے اثرات ختم کر دیتا ہے۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 برتن دھوتے وقت یا دھونے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 39 کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات دفعہ دھونا چاہئے۔ پہلی بار مٹی سے دھونے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ اَنْ یَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی دفعہ مٹی سے دھونا چاہئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 جنبی کو طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمّم کر کے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 41 کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے پانی سے دھو کر پاک کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 79 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 42 مردہ حلال جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

---

[1] کتاب الطهارة باب حكم ولوغ الكلب

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا)) قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)).رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، قریش کے کچھ لوگ مری ہوئی بکری کو مرے ہوئے گدھے کی طرح کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم اس مری ہوئی بکری کا چمڑہ اتار لیتے تو اچھا ہوتا'' لوگوں نے عرض کیا ''یہ مردار ہے'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چمڑے کو پانی اور کیکر کی چھال پاک کر دیتے ہیں۔'' اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پانی اور کیکر کی چھال سے کھال رنگنے کو دباغت کہتے ہیں۔

مسئلہ 43 پیشاب کی نجاست پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 44 زمین خشک ہو کر خود بخود پاک ہو جاتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ :قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهٖ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بدو نے پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے کو دوڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے کچھ نہ کہو اور اس کی پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو کیوں کہ تم مشکل پیدا کرنے کے لئے نہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45 پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دینے سے مکھی کی نجاست دور ہو جاتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيُطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً)) .رَوَاهُ اَحْمَدُ

[1] مسند احمد 334/6

[2] كتاب الوضوء باب صب الماء على البول في المسجد

وَالْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے پوری طرح ڈبو کر پھینک دینا چاہئے (اور مشروب پی لینا چاہئے) مکھی کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہے۔'' اسے احمد، بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

❶ صحیح بخاری کتاب الطب باب اذا وقع الذباب فی الاناء

اَلْجَنَـــــابَةُ

جنابت کے مسائل ❶

مسئلہ 46 مرد اور عورت کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 104 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 47 عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 105 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 مذی آنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ شرمگاہ دھو کر وضو کر لینا ہی کافی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی شکایت تھی، میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیوں کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں، چنانچہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''علی پیشاب کی جگہ دھو کر وضو کر لیا کریں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ احتلام یا جماع کی وجہ سے پیدا ہونے والی ناپاکی کو جنابت کہتے ہیں۔

❷ کتاب الحیض باب المذی

مسئلہ 49 بیوی سے صحبت کرنے سے قبل یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ''ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد والدین کو اللہ تعالیٰ جو اولاد دے گا وہ شیطان کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر برتن میں ہاتھ ڈالنے چاہئیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 52 جنبی جس پانی میں ہاتھ ڈال دے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ فَجَاءَ

[1] صحيح مسلم كتاب النكاح باب ما يستحب ان يقوله عند الجماع

[2] كتاب حيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له ....

النَّبِیُّ ﷺ لِیَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ یَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے ایک ٹب کے پانی سے غسل جنابت کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، وضو یا غسل کرنے لگے تو بولیں ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حالت جنابت میں تھی۔'' (اور میں نے اس ٹب کے پانی سے غسل کیا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانی جنبی نہیں ہوتا۔'' اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 حالت جنابت میں کسی سے مصافحہ کرنا، سلام دعا کرنا یا بات چیت کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَهُ فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: ((أَیْنَ كُنْتَ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ)) ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ ، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کی کسی گلی میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے۔ چنانچہ وہ وہاں سے کھسک گئے، جا کر غسل کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''ابوہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں حالت جنابت میں تھا، لہٰذا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سبحان اللہ! مومن کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 54 حالت جنابت میں کھانے پینے کے لئے ہاتھ دھونے کافی ہیں، البتہ وضو کرنا افضل ہے۔

---

1. صحیح سنن ابی داؤد للالبانی ، الجزء الاول رقم الحدیث 61
2. كتاب الغسل باب عرق الجنب وان المسلم لا ينجس

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ .رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ❶ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حالت جنابت میں کوئی چیز کھانا چاہتے ،تو پہلے ہاتھ دھو لیتے ۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلاَةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح وضو کر لیتے ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 55 جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے لیکن ٹھہر نہیں سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ اَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ جُنُبًا مُجْتَازًا .رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے ۔اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 56 حالت جنابت میں زبانی اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ اَحْيَانِهِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 57 جنبی کو قرآن پاک پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

مَسئلہ 58 پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید پڑھ سکتا ہے۔

❶ صحيح سنن ابن ماجة للالباني ، الجزء الاول رقم الحديث 483

❷ كتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب والوضوء له

❸ منتقى الاخبار ، الجزء الاول رقم الحديث 391

❹ كتاب الحيض باب ذكر الله تعالىٰ في حال الجنابة

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرِءُ نَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 جنبی سونے سے قبل غسل نہ کر سکے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلاةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرما لیتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 60 جنبی کے لئے وضو کر کے سونا افضل ہے لیکن نہ کرنے کی رخصت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ ((نَعَمْ لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا ”کیا جنبی (غسل کئے بغیر) سوسکتا ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں! وضو کر لے اور سو جائے پھر جب چاہے (اٹھ کر) غسل کر لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❹ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے، پھر اٹھ کر غسل فرماتے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الطهارة باب ما جاء في الرجل يقرا القرآن على كل حال.........

❷ كتاب الغسل باب الجنب يتوضا ثم ينام

❸ كتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له

❹ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث 421

مسئلہ 61 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کر کے وضو کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 62 جنابت مدت مسح ختم کر دیتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 63 غسل جنابت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو غسل کی نیت سے کیا گیا تیمّم ہی غسل جنابت کا کام دیتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

اَلْحَیْضُ وَ النِّفَاسُ

حیض اور نفاس کے مسائل ❶

مَسئلہ 64 حیض کے دنوں کی تعداد مقرر نہیں کسی ماہ کم کسی ماہ زیادہ دن ہو سکتے ہیں۔

مَسئلہ 65 حیض کی ابتداء ہر ماہ ایک ہی تاریخ پر ہونا ضروری نہیں کسی ماہ دیر سے اور کسی ماہ جلدی ابتداء ہو سکتی ہے۔

مَسئلہ 66 مدت حیض ہر خاتون کے لئے الگ الگ ہو سکتی ہے۔

مَسئلہ 67 حیض شروع ہونے اور ختم ہونے کی مدت عمر، آب وہوا اور خواتین کے گھریلو حالات کے پیش نظر ہر ملک میں مختلف ہو سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ)). رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرلو۔“ (اور نماز پڑھو) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حدیث شریف میں ”جب حیض آئے اور جب ختم ہو“ کے الفاظ سے یہ امر واضح ہے کہ نہ تو حیض شروع ہونے کا وقت مقرر ہے اور نہ ہی ایام حیض کی مدت مقرر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 68 حالت حیض میں عورت کا جسم اور کپڑے دونوں پاک ہوتے ہیں۔

---

❶ حیض کے لغوی معنی کسی چیز کا بہنا اور جاری ہونا ہے شرعی اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو خواتین کو ہر ماہ مقررہ اوقات میں کسی سبب کے بغیر از خود آتا ہے۔
نفاس وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچے کی ولادت کے وقت اور اس کے بعد (کم و بیش چالیس روز تک) خارج ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ شریعت میں حیض اور نفاس کے احکام ایک جیسے ہیں۔

❷ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 196

مسئلہ 69 حائضہ کے ہاتھوں کا کھانا، حائضہ کا اپنے خاوند کا سر دھونا، خاوند کے سر میں کنگھی کرنا نیز حائضہ کا جوٹھا کھانا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا (اسی طرح) ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَغْسِلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھویا کرتی تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے، حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهُ وَاَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ فَاُرَجِّلُ رَاْسَهُ وَاَنَا حَائِضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❷ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❸ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❹ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد میں بیٹھے بیٹھے) اپنا سر میرے نزدیک کرتے، جب کہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور آپ ﷺ کے سر میں حالت حیض میں بیٹھی کنگھی کر دیا کرتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 حیض کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا جائز ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَ هُ فَوْقَ الْاِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے بوس و کنار فرمالیا کرتے، حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 71 حالت حیض میں عورت سے نفرت کرنا یا کھانے پینے کا علیحدہ اہتمام کرنا ناجائز ہے۔

مَسئلہ 72 حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ ﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ہاں کوئی عورت حائضہ ہو جاتی تو یہودی اس کے ساتھ نہ کھانا کھاتے تھے، نہ گھر میں رہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”کہ لوگ آپ (ﷺ) سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے وہ ایک بیماری کی حالت ہے۔ لہٰذا اس میں عورتوں سے علیحدہ رہیں۔“ (222:2) (یہ آیت نازل ہونے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حالت حیض میں صحبت کے علاوہ معمول کے سارے تعلقات قائم رکھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الحيض باب مباشرة الحائض فوق الازار

❷ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها............

مسئلہ 73 حائضہ طواف کے علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کرسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لاَ نَذْكُرُ اِلاَّ الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمَثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ ((مَا يُبْكِيْكِ ؟)) قُلْتُ : لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ ،قَالَ ((لَعَلَّكِ نُفِسْتِ ؟)) قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :((فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ (علیہ السلام) فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لاَّ تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں حج کے ارادے سے نکلے، مقام سرف پر مجھے حیض شروع ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔میں اس وقت رو رہی تھی۔آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اگر میں اس سال حج کا ارادہ نہ کرتی تو اچھا ہوتا۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''شاید تمہیں حیض آیا ہے۔'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں میں لکھ دی ہے۔لہٰذا جب تک پاک نہ ہوجاؤ، بیت اللہ شریف کا طواف مت کرو۔باقی سارے مناسک حج ادا کرتی رہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 حائضہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

مسئلہ 75 حیض شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہوجاتا ہے، خواہ سورج غروب ہونے سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ 76 حیض کی وجہ سے روزہ ختم ہونے کے بعد کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ 77 حائضہ کے لئے روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ ((فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا)).رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

[1] كتاب الحيض باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت

[2] كتاب الحيض باب ترك الحائض الصوم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا ایسا نہیں کہ جب عورت کو حیض آئے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے ہم نے کہا ''ہاں!'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورتوں کے دین میں کمی کی وجہ یہی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 اگر کوئی عورت رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کا وقت نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا (ہمارے سوال کے جواب میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے پھر (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے۔'' اس کے بعد ہم دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 کپڑے پر حیض کے خون کا داغ لگ جائے تو اتنی جگہ دھو کر اسی کپڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَتْ اِحْدَانَا تَحِیْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰی سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے حیض کے خون سے آلودہ ہو جاتے، تو غسل کے بعد ہم خون کپڑے سے کھرچ ڈالتیں پھر وہ جگہ پانی سے دھو ڈالتیں اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز پڑھ لیتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الصوم باب اغتسال الصائم

❷ کتاب الحیض باب غسل دم الحیض

مسئلہ 80 حائضہ کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں البتہ گزر سکتی ہے۔

مسئلہ 81 حالت حیض میں جائے نماز کو ہاتھ لگانا، جائے نماز پر بیٹھنا، ذکر کرنا اور تسبیح و تہلیل نیز دعا وغیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) قَالَتْ : فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ :((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں جائے نماز لانے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا ''میں تو حالت حیض میں ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلَ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عیدگاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز عید اور دعا میں شرکت کریں البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حائضہ طواف کی علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کرسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 73

مسئلہ 82 حیض کا خون نہ لگے تو حائضہ کے کپڑے پاک رہتے ہیں جنہیں دھوئے بغیر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ 83 حائضہ کا دوپٹہ یا چادر اوڑھ کر دوسری عورت نماز پڑھ سکتی ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ .كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ

---

❶ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها

❷ اللؤلؤ والمرجان كتاب صلاة العيدين باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين الى المصلى

وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چادر میں نماز پڑھتے ،اسی چادر کا ایک حصہ مجھ پر اور ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا اور میں حالت حیض میں ہوتی ۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 84 حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد اگر خاکی یا زرد رنگ کا پانی خارج ہو تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كُنَّا لاَ نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد خاکی یا زرد رنگ کے پانی کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔''اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 85 حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد بے جا عجلت اور بے جا تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیے۔

مَسئلہ 86 غسل حیض میں تاخیر ہونے پر قضا نمازیں ادا کرنا چاہئیں۔

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُوْلُ لاَ تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈبیہ میں روئی رکھ کر بھیجتیں جس میں ابھی کچھ زردی باقی ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ''جب تک صاف شفاف پانی نہ دیکھ لو اس وقت تک (طہارت حاصل کرنے کے لئے) جلدی سے کام نہ لیا کرو۔''اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حیض سے طہارت حاصل کرنا ہوتی ۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. مشكوة المصابيح كتاب الطهارة باب الحيض الفصل الاول
2. صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 300
3. كتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَيَاتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتْ اَلصَّلَاةُ اَعْظَمُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ (حسب عادت ایام کے بعد) غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی ایک گھڑی باقی ہو۔ جب عورت نماز ادا کر چکے تو پھر شوہر اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے کیونکہ نماز افضل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 حائضہ پاکیزگی کی حالت میں جس نماز کے اول یا آخر وقت میں سے ایک مکمل رکعت ادا کرنے کا وقت پالے۔ اسی وقت وہ نماز اسے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو البتہ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی، اس نے پوری جماعت کا ثواب پالیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نماز کا اول وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج غروب ہونے کے اتنی دیر بعد حائضہ ہوتی ہے کہ نماز مغرب کی ایک رکعت ادا کر سکے، اسے حیض ختم ہونے کے بعد اس نماز مغرب کی قضاء ادا کرنی چاہئے۔ آخر وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج طلوع ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہوتی ہے کہ وہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ سکے تو اسے وہ نماز فجر ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 88 کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے اچھی طرح صاف کر کے اسی میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ 89 کپڑے سے حیض کا خون صاف کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

---

❶ كتاب الحيض باب اذا رات المستحاضة الطهر

❷ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 792

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : جَاءَ تِ امْرَاَۃٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اِحْدَانَا یُصِیْبُ ثَوْبَھَا مِنْ دَمِ الْحَیْضَۃِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِہٖ ؟ فَقَالَ :((تَحُتُّہُ ثُمَّ تَقْرُصُہُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُہُ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْہِ)) .مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا ”اگر کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کیسے صاف کرے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اسے اچھی طرح کھرچے پھر اسے پانی سے مَل کر دھوئے، اس کے بعد اس پر پانی چھڑکے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 90 غسل سے پہلے حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے خواہ ایام حیض کی مدت کم ہو یا زیادہ۔

مسئلہ 91 دوران حیض صحبت کرنے کا کفارہ ایک دینار (4 گرام) سونا ہے جب کہ حیض ختم ہونے، لیکن غسل سے قبل صحبت کرنے کا کفارہ نصف دینار (2 گرام) سونا صدقہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ اَتَی حَائِضًا اَوْ اَمْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ کَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ)) .رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت سے دبر کے راستے سے صحبت کرے یا نجومی کے پاس (قسمت کا حال معلوم کرنے کے لئے) آئے، تو اس نے گویا محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ قَالَ ((یَتَصَدَّقُ بِدِیْنَارٍ اَوْ نِصْفُ دِیْنَارٍ)).رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ [3] (صحیح)

---

1. صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب نجاسۃ الدم و کیفیۃ غسلہ
2. ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی کراھیۃ اتیان الحائض
3. صحیح سنن ابو داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 237

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل حیض سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا ''کہ وہ ایک دینار (4 گرام) یا نصف دینار (2 گرام) صدقہ کرے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب حائضہ کے خون کی رنگت سرخ ہو اور اس سے صحبت کی جائے تو ایک دینار صدقہ ہے، اگر خون کی رنگت زرد ہو تو (صحبت کرنے پر) نصف دینار صدقہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 92 حائضہ کو مسلسل قرآن پاک کی تلاوت کرنا منع ہے البتہ ایک ایک آیت توڑ کر پڑھ سکتی ہے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :لاَ بَاسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابراہیم (نخعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حائضہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے اگر پکڑنا ضروری ہو تو کپڑے سے پکڑنا چاہئے۔

كَانَ اَبُوْ وَائِلٍ ﷺ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلَى اَبِي رَزِيْنٍ لَتَاتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلاَقَتِهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت ابوائل رضی اللہ عنہ اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابورزین رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لا دیتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 118

❷ کتاب الحیض باب تقضی الحائض المناسک کلها الا الطواف بالبیت

❸ کتاب الحیض باب قراۃ الرجل فی حجر امراته وهی حائض

مسئلہ 94 شوہر کی اجازت سے حیض لانے یا حیض روکنے والی ادویات استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ تَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کی بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 دوران حیض بیوی کو طلاق دینا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَمَسَّهَا فَتِلْکَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''عبداللہ سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے اور حیض سے پاک ہونے تک اسے اپنے پاس رکھے، پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے، تب چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے، چاہے تو اپنے پاس رکھے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا کہ عورت کو ان کی عدت پر طلاق دو۔ ❸ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

***

❶ كتاب النكاح باب صوم المراة باذن زوجها تطوعا

❷ كتاب الطلاق باب قول الله تعالى ياايها النبى اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن

❸ طلاق کے مفصل مسائل کتاب النکاح والطلاق میں ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْاِسْتِحَاضَةُ

استحاضہ کے مسائل ❶

مَسئلہ 96 جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے ایام حیض معلوم ہوں (یعنی ہر ماہ کس تاریخ کو شروع ہوتے ہیں اور کتنے دن رہتے ہیں) اسے گزشتہ عادت کے مطابق حیض کے ایام شمار کرنے چاہئیں اور باقی مدت میں استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہیے۔

مَسئلہ 97 ایام حیض گزرنے کے بعد مستحاضہ کو غسل کر کے معمول کے مطابق نماز، روزہ ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ :قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لاَ اَطْهُرُ اَفَادَعُ الصَّلاَةَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِيْ الصَّلاَةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْکِ الدَّمَ وَصَلِّي)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مہینہ بھر پاک نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض کا نہیں۔لہٰذا (حسب عادت) جب حیض شروع ہو تو نماز

---

❶ استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو بعض خواتین کو پورا مہینہ بغیر رکے مسلسل آتا رہتا ہے یا مہینہ میں صرف دو چار دن رک جائے، استحاضہ ایک مرض ہے، اس مرض کی بیمار خاتون کو مستحاضہ کہتے ہیں استحاضہ کے احکام حیض اور نفاس کے احکام سے الگ ہیں۔

❷ كتاب الحيض باب الاستحاضة

چھوڑ دواور جب عادت کے برابر دن گزر جائیں تو خون دھولواور نماز پڑھو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 98 جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے حیض کے ایام معلوم نہ ہوں (یعنی حیض میں بے قاعدگی رہی ہو کبھی جلدی، کبھی دیر سے آتے رہے ہوں) اسے حیض اور استحاضہ کے خون کے رنگ میں فرق دیکھ کر حیض اور استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 99 مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِی حُبَیْشٍ قَالَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ ((اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ [1] (حسن)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ''جب حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے۔لہٰذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (استحاضہ کا خون) ایک رگ سے نکلتا ہے۔اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 جس خاتون کے ایام حیض معلوم نہ ہوں اور جس کے حیض اور استحاضہ کے خون میں رنگ کا فرق بھی نہ پایا جاتا ہو اسے پہلی دفعہ حیض آنے کے دنوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے کے اس دن سے حیض کی ابتداء شمار کرنا چاہئے ، جس دن پہلی مرتبہ حیض آیا تھا۔مثلاً کسی خاتون کو پہلی دفعہ مہینہ کی ساتویں تاریخ کو حیض آنا شروع ہوا ،تو اسے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنے کے لئے ساتویں دن سے حیض کے احکام پر

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 264

عمل کرنا شروع کرنا چاہئے۔

مسئلہ 101 مذکورہ مستحاضہ کو اپنے جیسی خواتین (اپنے ملک، اپنے علاقہ، اپنی عمر، اپنے جتنے بچوں والی خواتین) کی عادت کو سامنے رکھتے ہوئے مدت حیض کا تعین چھ یا سات دن شمار کرنے کے بعد استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَامُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ ؟ قَالَ ((اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((فَتَلَجَّمِيْ)) قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ : اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ)) فَقَالَ : ((اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (حسن)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے کثرت سے مسلسل استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے استحاضہ کی بیماری ہے اور

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 110

خون بڑی کثرت سے مسلسل آتا ہے جس نے مجھے نماز، روزے سے روک رکھا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں روئی استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں، کیونکہ وہ خون چوس لیتی ہے۔'' حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''خون تو اس سے زیادہ ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (روئی کے اوپر) لنگوٹ کس لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا ''خون اس سے بھی زیادہ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا'' (روئی کی جگہ) کپڑا استعمال کرو۔'' میں نے عرض کیا ''خون تو اس سے بھی زیادہ ہے، کثرت سے جاری رہتا ہے۔'' تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے جس پر چاہو، عمل کرلو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کرو تو تمہاری مرضی، استحاضہ شیطان کی ٹھوکر میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ جب کہ حیض تو تمہیں چھ یا سات دن ہی آتا ہے ان دونوں کا علم اللہ کے پاس ہے لہٰذا ان (چھ یا سات دنوں کے بعد) غسل کرو کہ اس غسل کی وجہ سے پاک صاف ہوگئی ہو تو تیئس یا چوبیس یوم نماز روزہ کرو۔ یہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور پھر ہر ماہ اسی طرح کرلیا کرو۔ جیسا کہ حیض والی عورتیں حیض کے وقت کرتی ہیں اور پاک عورتیں پاکیزگی کے وقت کرتی ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 مستحاضہ غسل کرنے کے بعد تمام عبادات معمول کے مطابق ادا کرسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ایک زوجہ حالت استحاضہ کے باوجود اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 غسل کرنے کے بعد مستحاضہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔

---

[1] كتاب الحيض باب اعتكاف المستحاضة

عَنْ عِكْرِمَةَ ﷺ قَالَ : كَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (صحيح)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریض تھیں اور ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے (غسل کر لینے کے بعد) صحبت کیا کرتے تھے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

+++

❶ منتقى الاخبار الجزء الاول رقم الحديث 496

اَلْغُسْــــــلُ

غسل کے مسائل

مَسئلہ 104 بیوی اور خاوند کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب میاں بیوی سے صحبت کرے، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 105 عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَأَلَتْ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَۃِ تَرٰی فِیْ مَنَامِھَا مَا یَرَی الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا رَأَتْ ذٰلِکَ الْمَرْأَۃُ فَلْتَغْتَسِلْ)) فَقَالَتْ اُمُّ سُلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَاسْتَحْیَیْتُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَتْ : وَھَلْ یَکُوْنُ ھٰذَا؟ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ ((نَعَمْ فَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشَّبَہُ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ)) . رَوَاہُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر عورت کو مرد کی طرح نیند میں احتلام ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت کو غسل کرنا چاہئے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے (یہ بات سن کر) شرم محسوس ہوئی اور میں نے رسول

---

❶ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث 199

❷ کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المراۃ بخروج المنی منھا

اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ''کیا عورت کو بھی احتلام ہوجاتا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' ورنہ بچہ عورت کے مشابہ کیوں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا ''مرد کا نطفہ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے جب کہ عورت کا نطفہ پتلا اور زرد ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو بھی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 منی خارج ہونے پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 155 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 107 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کرکے وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْءِهٖ لِلصَّلَاةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کی طرح وضو کرتے۔ (پھر غسل فرماتے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلَى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَاْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو

---

[1] کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة

[2] صحیح مسلم کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو اٹھانے کے بعد وضو ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 118 غیر مسلم اگر اسلام قبول کرے تو اس پر غسل واجب ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 119 غسل کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھلے میدان میں برہنہ نہاتے دیکھا، تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے، اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا ''اللہ عزوجل بڑا حوصلے والا اور شرم والا ہے۔ حجاب اور حیا کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا جو کوئی غسل کرنا چاہے پردہ کر کے غسل کرے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 120 عورت کے لئے کسی عورت کو اور مرد کے لئے کسی مرد کو غسل کرتے ہوئے دیکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((لاَ تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلاَ يَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحيح)

---

❶ صحيح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 182

❷ صحيح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 393

❸ صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 538

اَلْوُضُوْءُ

وضو کے مسائل

مَسئلہ 123 وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی حدیثیں بیان کیں، جن میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بے وضو کی نماز قبول نہیں کرتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 124 وضو سے قبل ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((لاَ وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے وضو سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 125 وضو کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ ، لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ ، وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلاَنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :((نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ.))رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

---

[1] كتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلاة

[2] صحيح سنن الترمذی للألباني الجزء الاول رقم الحديث 24

[3] كتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة..........

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ میرا حوض عدن اور ایلہ کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد اور دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اس پر رکھے ہوئے برتن تعداد میں (آسمان کے) تاروں سے بھی زیادہ ہیں (قیامت کے روز) میں (دوسرے امت کے) لوگوں کو اس طرح اپنے حوض پر آنے سے روکوں گا جس طرح کوئی آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے حوض پر آنے سے روکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس روز (دوسری امتوں کے لوگوں میں) پہچان لیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں، وضو کے باعث تمہارے ہاتھ پاؤں اس قدر روشن اور چمکدار ہوں گے کہ ایسے نشان کسی دوسرے امت کے لوگوں کے لئے نہیں ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 126 وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ ﷺ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ ''نَوَيْتُ اَنْ تَوَضَّأَ'' ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 128 دوران وضو مختلف اعضاء دھوتے وقت مروجہ دعائیں پڑھنا سنت سے

[1] كتاب الطهارة باب صفة الوضوء............

ثابت نہیں۔

مَسئلہ 129 وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶ وَ زَادَ التِّرْمِذِیُّ ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ)) ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعاء پڑھ لے کہ [اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ] میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔‘‘ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے درج ذیل کلمات کا اضافہ کیا ہے [اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ] ’’اے اللہ! مجھے توبہ قبول کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔‘‘

مَسئلہ 130 وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 121 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 131 رسول اللہ ﷺ نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ)) رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔‘‘ اسے مالک احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء
❷ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 47
❸ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 7

مسئلہ 132 مسواک کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) .رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنِّسَائِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔'' اسے شافعی، احمد، دارمی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 روزہ نہ ہوتو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہیے۔

مسئلہ 134 ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وضو اچھی طرح کر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔'' اسے ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے رویت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوْءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 136 گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

1. صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 5
2. صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 129
3. صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 27

مسئلہ 137 سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ أَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانَ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 138 سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے۔

مسئلہ 139 کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے۔

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے پیشانی کے بالوں، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الوضوء باب مسح الراس كله
❷ صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث 99
❸ كتاب الطهارة باب المسح على الناصية والعمامة

مسئلہ 141 وضو کر کے پہنے ہوئے جوتوں، موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 142 مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔

مسئلہ 143 جنبی ہونا مدت مسح ختم کر دیتا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لاَ نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ اِلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَ بَوْلٍ وَنَوْمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ ﷺ تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : رَاَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً وَ فِيْ قَدَمِهٖ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 86
❷ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 83
❸ کتاب الطهارة باب التوقیت فی المسح علی الخفین

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَ کَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں وضو کرنے کے بعد ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا ''واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔'' اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاَى رَجُلاً لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ :((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے (وضو میں) اپنی ایڑھی نہیں دھوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''(خشک) ایڑھیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 وضو یا غسل کے بعد پانی خشک کرنے کے لئے حسب خواہش تولیہ استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد بدن پونچھتے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَتْ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمَنْدِيْلِ فَرَدَّهُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (غسل کے بعد) اپنے دونوں پاؤں (پھر) دھوئے۔اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو

❶ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 158
❷ كتاب الطهارة باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما
❸ كتاب الطهارة باب المنديل بعد الوضوء
❹ كتاب الحيض باب صفة غسل الجنابة

(بدن پونچھنے کے لئے) تولیہ دیا تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 وضو کے اعضاء ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے زائد دھونا گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِیُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ قَالَ : جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا وَ قَالَ هٰذَا الْوُضُوْءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَ تَعَدّٰی وَ ظَلَمَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[3] (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا ”وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔“ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 147 ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

عَنْ بُرَیْدَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[4]

---

1. صحیح بخاری کتاب الوضوء مرة مرة
2. صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرتین مرتین
3. صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 339
4. کتاب الطهارة باب جواز الصلاة کلها بوضوء واحد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 148 وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلاَةٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں وے کر نہ چلے۔ کیونکہ وضو کے بعد آدمی حالت نماز میں ہوتا ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 149 ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آ جائے تو وضو یا تیمّم نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَ لاَ يَتَوَضَّؤُوْنَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر نیند کی وجہ سے جھک جاتے پھر وہ دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 150 محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لاَ فَلاَ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے

---

❶ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 526

❷ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 184

❸ كتاب الحيض باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله ان يصلى بطهارته تلك

پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 151 بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کا بوسہ لیا کرتے تھے اور وضو کئے بغیر (پہلے وضو سے ہی) نماز ادا فرما لیتے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 152 آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَ اِنْ شِئْتَ فَلاَ تَوَضَّأْ)) قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ ؟ قَالَ ((نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ❷

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ''کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''چاہو تو کر لو نہ چاہو تو نہ کرو۔'' پھر اس نے سوال کیا ''کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔'' اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 153 کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَفْضٰى بِيَدِهِ اِلٰى ذَكَرِهِ لَيْسَ دُوْنَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸ (صحیح)

---

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 85

❷ صحیح مسلم کتاب الحیض باب وضوء من لحوم الابل

❸ [illegible] الاوطار الجزء الاول رقم الحدیث 255

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنا ہاتھ کپڑے کی آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 154 چکنائی والی چیز کھانے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ : ((اِنَّ لَهُ دَسَمًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی کی، پھر فرمایا ''اس میں چکناہٹ ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ : ((مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں استفسار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''مذی خارج ہونے سے وضو کرنا چاہئے اور منی خارج ہونے سے غسل کرنا چاہئے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 مستقل بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے البتہ ایسی صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کریں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 157 ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ وُضُوْءَ اِلاَّ مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (صحيح)

---

❶ صحيح مسلم كتاب الحيض باب الوضوء مما مست النار

❷ صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 99

❸ صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 64

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک دوبارہ وضو کرنا واجب نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

OOO

اَلتَّیَمُّمُ

تیمّم کے مسائل

مَسئلہ 158 پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمّم کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 159 وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔

مَسئلہ 160 دونوں ہاتھ دو مرتبہ مٹی والی جگہ پر مار کر پہلے منہ اور پھر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لینے سے تیمّم مکمل ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ ؓ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِکَ فَقَالَ ((اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَقُوْلَ بِیَدَیْکَ هٰکَذَا)) ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَی الْیَمِیْنِ وَ ظَاهِرَ کَفَّیْهِ وَ وَجْهَهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[1]

حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ مجھے احتلام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں تیمّم کرنے کے لئے زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

مَسئلہ 161 بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً اَصَابَهٗ جُرْحٌ فِیْ رَاسِهٖ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ

[1] کتاب الحیض باب التیمم

اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ اَصَابَہُ اِحْتِلَامٌ فَاُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَکُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : ((قَتَلُوْہُ قَتَلَھُمُ اللّٰہُ اَوَلَمْ یَکُنْ شِفَاءَ الْعِیِّ السُّؤَالُ)) .رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ .❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کو سر پر زخم ہوگیا پھر اسے احتلام کی شکایت ہوئی ،لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا اس نے غسل کیا تو اس کی تکلیف اور بڑھ گئی اور وہ فوت ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو اللہ غارت کرے ،انہوں نے اسے مار ڈالا ،لاعلمی کا علاج مسئلہ دریافت کرنے میں ہے۔'' اسے ،ابوداؤد ،ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 شدید سردی کی وجہ سے بھی تیمّم کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّہُ لَمَّا بُعِثَ فِیْ غَزْوَۃِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ :احْتَلَمْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ شَدِیْدَۃِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَھْلِکَ فَتَیَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ بِاَصْحَابِیْ صَلَاۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ : ((یَاعَمْرُو صَلَّیْتَ بِاَصْحَابِکَ وَاَنْتَ جُنُبٌ ؟)) فَقُلْتُ ذَکَرْتُ قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ﴾ فَتَیَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ سلاسل پر بھیجا گیا ،تو راستے میں احتلام ہوگیا۔ رات شدید سرد تھی ،غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا ،چنانچہ میں نے تیمم کرکے صبح کی نماز پڑھا دی جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا ،آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عمرو! تم نے حالت جنابت میں لوگوں کو نماز پڑھادی۔'' میں نے عرض کیا ''مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی'' لوگو! اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔'' (سورۃ النساء ،آیت نمبر 29) اور میں نے تیمّم کرکے نماز پڑھادی۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ اسے احمد

❶ صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 464

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 323

،ابوداؤداوردارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 163 پانی ملنے سے تیمّم ازخود ختم ہوجاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :((اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ طُھُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَتَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کہ (پاک) مٹی مسلمان کو پاک کردیتی ہے، خواہ دس سال تک پانی نہ ملے۔لیکن جب مل جائے تو پھر پانی سے جسم دھونا چاہئے، پانی کا استعمال بہتر ہے۔اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تیمّم کے باقی مسائل وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔

ooo

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 107

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَــــــةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ 164 درندوں کی کھال کے کوٹ، کمبل، قالین، پرس یا جوتے وغیرہ استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَزَادَ تِرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ :اَنْ تُفْتَرَشَ ❶ (صحیح)

حضرت ابوملیح بن اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ترمذی اور دارمی نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔آپ نے درندوں کی کھال نیچے بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

مسئلہ 165 ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، اور مونچھیں کترانا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فطرت میں پانچ چیزیں شامل ہیں'' یا آپ ﷺ نے فرمایا ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں'' ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ ناخن کاٹنا ④ بغل کے بال صاف کرنا اور ⑤ مونچھیں کترانا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 مسلمان مردوں اور عورتوں کو چالیس دن سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے۔

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 3480

❷ کتاب الطهارة باب خصال الفطرة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ :وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لاَ نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھ کترانے ،ناخن کاٹنے ،بغل کے بال صاف کرنے اورزیرناف بال صاف کرنے کی مدت چالیس دن مقرر کی گئی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 رسول اکرم ﷺ نے داڑھی رکھنے اور مونچھیں صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحٰى)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی رکھواورمونچھیں صاف کراؤ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 168 سوکراٹھنے کے بعدتین مرتبہ ہاتھ دھونے کے بعدکسی چیزکوہاتھ لگاناچاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلاَثًا فَاِنَّهُ لاَ يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''کہ آدمی سوکراٹھے توجب تک اپنے ہاتھ تین مرتبہ نہ دھولے،برتن میں نہ ڈالے۔کیونکہ معلوم نہیں رات اس کا ہاتھ کس کس جگہ لگتارہا''اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 مسلمان کاپسینہ اوربال پاک ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيْلَ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ فَاِذَا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِيْ

❶ كتاب الطهارة باب خصال الفطرة

❷ كتاب الطهارة باب خصال الفطرة

❸ كتاب الطهارة باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده المشكوك فى نجاستها............

وَاَحْيٰی ،وَاِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ قَالَ :((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونا چاہتے تو فرماتے بِـاسْـمِكَ...... یا اللہ! میں تیرے نام کی برکت سے سوتا اور جاگتا ہوں۔ پھر جب نیند سے جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ...... اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں سونے کے بعد جگا دیا اور ہم سب کو مرنے کے بعد اسی کے پاس جانا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 171 بچپن میں کسی وجہ سے ختنہ نہ ہوا ہو تو زندگی کے کسی بھی حصہ میں ختنہ کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ (علیہ السلام) وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیشہ (لکڑی چھیلنے کا اوزار) سے ختنہ کیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 172 سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَنْهٰی عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ ؟ قَالَ : يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (حدیث کے ایک راوی) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ”قزع کیا ہے؟“ انہوں نے کہا ”بچے کے سر کا ایک حصہ منڈوا دینا اور ایک حصہ چھوڑ دینا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

✧✧✧

❶ کتاب الدعوات باب ما يقول اذا نام
❷ کتاب الانبياء باب قول الله تعالىٰ واتخذ الله ابراهيم خليلا
❸ صحيح بخاری کتاب اللباس باب القزع

اَلْـاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① حَبَّذَا السِّوَاکُ یَزِیْدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً.

مسواک کا استعمال کیا ہی خوب ہے کہ آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو "الفوائد المجموعۃ" للشوکانی حدیث نمبر 20

② غَسْلِ الْإِنَاءِ وَطُهْرِ الْفَنَاءِ یُوْرِثَانِ الْغِنٰی .

برتن کا دھونا اور صحن کی صفائی کرنا غنا کا سبب بنتے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 6

③ اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً وَمِنَ الْغَائِطِ مَرَّتَیْنِ وَمِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاثًا .

پیشاب کے بعد ایک مرتبہ وضو کرنا چاہئے ،قضائے حاجت کے بعد دو مرتبہ اور جنابت کے بعد تین مرتبہ۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

④ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ ثَلاثًا فَرِیْضَةٌ لِلْجُنُبِ .

تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا جنبی کے لئے فرض ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ حدیث نمبر 12

⑤ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْتَاکُ عَرْضًا وَیَشْرَبُ مَصًّا

نبی اکرم ﷺ مسواک اوپر سے نیچے کے رخ کرتے اور پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 24

⑥ بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَةِ

دین کی بنیاد صفائی پر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

⑦ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ حَلاَلاً اَعْطَاهُ اللّٰهُ قَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابُ اَلْفِ شَهِيْدٍ

جس نے اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے بعد غسل کیا اللہ تعالیٰ اس کو سفید موتیوں کے سو محل عطا کرے گا اور پانی کے ہر قطرے کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 15

⑧ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَاکَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِوَاكِيْ رِضَاکَ عَنِّيْ وَاجْعَلْهُ لِيْ طُهُوْرًا وَتَمْحِيْصًا وَبَيِّضْ وَجْهِيْ كَمَا تَبِيْضُ بِهِ اَسْنَانِيْ))

نبی اکرم ﷺ جب مسواک کرتے تو فرماتے ''یا اللہ! میری مسواک کو اپنی رضا کا باعث بنا اور اسے جسم کی طہارت اور گناہوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا اور میرے چہرے کو اس طرح روشن کر دے جس طرح میرے دانتوں کو روشن کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 36

⑨ يَا اَنَسُ ادْنُ مِنِّيْ اُعَلِّمْکَ مَقَادِيْرَ الْوُضُوْءِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَلَمَّا غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَنْجٰى قَالَ :اَللّٰهُمَّ اَحْصِنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ فَلَمَّا تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ قَالَ :اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ وَلاَ تَحْرِمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا غَسَلَ وَجْهَهُ قَالَ :اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ فَلَمَّا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ قَالَ :اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ فَلَمَّا مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِکَ وَجَنِّبْنَا عَذَابَکَ .فَلَمَّا غَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامِ

اے انس رضی اللہ عنہ میرے قریب آؤ میں تمہیں وضو کا طریقہ سکھاؤں میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو تب آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو فرمایا ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ...... پھر استنجا کیا تو فرمایا ''اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرا کام آسان فرما'' جب آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا تو فرمایا ''اے اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھا اور جنت کی خوشبو سے محروم نہ

رکھ۔'' پھر جب آپ نے چہرہ دھویا تو فرمایا ''میرے چہرے کو منور فرمانا جس دن چہرے منور ہوں گے۔'' جب آپ نے دونوں بازو دھوئے تو فرمایا ''اے اللہ! مجھے میرے کتاب داہنے ہاتھ میں دینا۔'' جب سر کا مسح کیا تو فرمایا ''اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لینا اور اپنے عذاب سے بچانا۔'' پھر جب آپ نے اپنے دونوں قدم دھوئے تو فرمایا ''اے اللہ! جس دن یہ قدم ڈگمگائیں گے میرے قدم ثابت رکھنا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 33

⑩ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ :دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((یَا عَلِیُّ اغْسِلِ الْمَوْتٰی فَاِنَّهٗ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا غُفِرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ مَغْفِرَةً لَوْ قُسِمَتْ مَغْفِرَةٌ مِنْهَا عَلَی الْخَلَائِقِ لَوَسَعَتْهُمْ قُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَقُوْلُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا ؟ قَالَ :يَقُوْلُ : غُفْرَانَكَ يَا رَحْمٰنُ ،حَتّٰی يَفْرُغَ مِنَ الْغُسْلِ .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا ''اے علی! مُردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ جو میت کو غسل دے گا اللہ اسے ستر مرتبہ معاف فرمائے گا اگر اس میں سے ایک مغفرت ساری دنیا میں تقسیم کردی جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص میت کو غسل دے وہ کیا پڑھے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ غسل سے فارغ ہونے تک غُفْرَانَكَ يَا رَحْمٰنُ پڑھتا رہے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو ''الموضوعات'' لابن جوزی جلد دوم کتاب الطہارۃ حدیث فی ثواب غسل المیت۔

⑪ مَسْحُ الرَّقَبَةِ اَمَانٌ مِّنَ الْغِلِّ

گردن کا مسح کرنا خیانت سے بچاتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 69

⑫ مَنْ اَحْدَثَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُصَلِّ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ صَلّٰی وَلَمْ يَدْعُ لِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ دَعَانِیْ فَلَمْ اُجِبْهُ فَقَدْ جَفَيْتُهٗ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَانٍ)) .

جس کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے وضو کیا اور نماز نہ پڑھی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا اور جس نے نماز پڑھی اور میرے لئے دعا نہ کی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا، اور

جس نے دعا کی اور میں نے اس کا جواب نہ دیا تو میں نے اس پر ظلم کیا کیونکہ میرا رب ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 44

⑬ ((اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَاشْرَبُوْا اَعْيُنَكُمُ الْمَاءَ وَلَا تَنْفُضُوْا اَيْدِيَكُمْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ))

جب وضو کرو تو آنکھیں خوب تر کرو اور اپنے ہاتھوں سے پانی کو نہ جھاڑو کیونکہ ہاتھ شیطان کے پنکھے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 903

⑭ ((اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ كَاْسًا بِدِيْنَارٍ))

جمعہ کے روز غسل کرو خواہ ایک دینار کے بدلے پیالہ بھر پانی لے کر ہی کرنا پڑے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 158

⑮ ((مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْاُخْرٰى))

سنت یہ ہے کہ ایک تیمّم سے صرف ایک ہی نماز ادا کی جائے اور دوسری نماز کے لئے دوبارہ تیمم کیا جائے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 423

⑯ ((مَنْ بَاتَ عَلٰى طَهَارَةٍ ثُمَّ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيْدًا))

جو وضو کر کے سویا پھر وہ اسی رات مر گیا وہ شہید ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 629

⑰ ((مَنْ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عُنُقَهُ لَمْ يُغَلَّ بِالْاَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

جس نے وضو میں گردن کا مسح کیا اسے قیامت کے دن زنجیروں کی سزا نہیں دی جائے گی۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 744

⑱ مَنْ اَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كِفْلَانِ وَمَنْ اَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِي الْحَرِّ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كِفْلٌ))

جو شدید سردی میں وضو کرے اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو شدید گرمی میں وضو کرے اس کے لئے اکہرا اجر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 840

⑲ ((مَنْ قَرَأَ فِيْ أَثَرِ وُضُوْءٍ : ﴿ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ مَرَّةً وَاحِدَةً كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ كُتِبَ فِيْ دِيْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا حُشِرَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ))

جس نے وضو کرنے کے بعد "إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ......" ایک بار پڑھا وہ صدیقین میں سے ہو گیا اور جس نے دو بار پڑھا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا گیا اور جس نے تین بار پڑھا اس کا حشر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہو گا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 1449

⑳ ((قَصُّوْا أَظْفَارَكُمْ ، وَادْفِنُوْا قُلَامَتَكُمْ ، وَنَقُّوْا بَرَاجِمَكُمْ ، وَنَظِّفُوْا لِثَاثَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاسْتَاكُوْا ، وَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيَّ قُحْزًا بُخْرًا))

اپنے ناخن کاٹو اور کٹے ہوئے ناخن دفن کرو، اور اپنی انگلیوں کے جوڑ صاف کرو اور کھانے سے اپنے مسوڑھوں کو صاف کرو اور مسواک کرو اور مجھ سے پریشان پراگندہ حال ملاقات نہ کرنا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 1472

***